ادریس علی شاہ

برطانیہ میں مُسلمان

برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے، اور انہوں نے اپنے برطانوی میزبانوں کے دوش بدوش ایک ایسے برادرانہ جذبہ کو جنم دیا ہے جس کی دُنیا میں مثال شاید و باید ہی مل سکے۔

تقریباً تیس سال قبل مسلمانوں کی ایک بہت قلیل تعداد جن میں زیادہ تر اس وقت کے برطانوی ہند سے آئے ہوئے لوگ تھے لندن یا انگلستان کی دیگر بندرگاہوں میں مقیم تھے۔ لیکن آج تقریباً برطانیہ کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں کم و بیش دس بارہ مسجدیں، مکاتب، ریسٹوران اور انجمنیں وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کی ضروریات کے لئے موجود ہیں۔ نیز بین اسلامی ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا طلباء کم از کم دو سو اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، قانون دان اور بڑے چھوٹے عہدوں کے فوجی سب ہی شامل ہیں۔ پھر ان کے علاوہ ہزارہا مسلمان مستقلاً برطانیہ میں رہتے ہیں اور تجارت اور دیگر کاروبار میں مصروف ہیں۔

کسی بھی جمعہ کی نماز میں آپ بیک وقت افریقہ، ترکی، پاکستان، افغانستان اور دوسرے مسلم ممالک کے مسلمانوں کو شانہ بشانہ نماز جمعہ ادا کرتے دیکھ سکتے ہیں۔ ویسے صرف لندن میں تین مسجدیں ہیں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ برطانیہ میں مسلمان عموماً مذہبی یا ثقافتی محفلوں میں جو مذہبی جماعتوں کی طرف سے منعقد کی جاتی ہیں ملتے جلتے ہیں اور یا پھر سفارت خانوں کی تقریبوں میں نیز ایسی متعدد انجمنوں میں جو گذشتہ چند سالوں سے برطانوی زندگی کا ایک جزو بن گئی ہیں یکجا ہوتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ آج بھی لندن میں سب سے زیادہ مسلمان بستے ہیں لیکن کارڈف میں بھی بہت سے مسلم خاندان آباد ہیں۔ یہاں ان کے شیوخ ہیں۔ عبادت گاہیں ہیں۔ دکانیں ہیں اور مدرسے ہیں۔ اس کے علاوہ لیور پول کی شمالی بحری بندرگاہ اور برمنگھم کے صنعتی شہر میں مسلمانوں کی بڑی تعداد آباد ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کا ممتاز ترین ادارہ اسلامی ثقافتی مرکز ہے جس کی تعمیر میں سب اسلامی ممالک نے حصہ لیا ہے۔ اور جو مسلمانوں کی معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیوں کے مرکز کی حیثیت سے بہت مشہور ہے۔ ادارہ کا انتظام ایک ناظم کے تفویض ہے اور مسلم ممالک کے سفیروں اور دیگر ممتاز مسلمانوں کی گہری دلچسپی کے باعث یہ ادارہ روز افزوں اہمیت اختیار کر رہا ہے۔

مسلم جماعتوں میں بہت نمایاں برطانیہ عظمیٰ کی مسلم سوسائٹی ہے۔ یہ انجمن اہلِ برطانیہ اور سمندر پار ممالک سے آنے والے مسلمانوں کے درمیان رابطہ کی خدمات انجام دیتی ہے۔ یہی وہ انجمن ہے جس کے زیر اہتمام سالانہ برٹش مسلم کانگرس کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ اس سال یہ اجلاس لندن کے کیکسٹن ہال میں منعقد ہوئے تھے۔ اجلاس کے اس سال کے صدر انڈونیشیا کے سفیر ڈاکٹر سنایو تھے

ان سالانہ اجلاسوں کی غرض وغایت دراصل یہ ہے کہ برطانیہ بھر میں مقیم مسلمانوں اور باہر سے آنے والے ان کے ہم مذہب لوگوں کو ایک ایسا موقع دیا جائے جہاں وہ اپنی کہہ سکیں اور دوسروں کی سُن سکیں۔ اس سال کیکسٹن ہال (لندن) اور شاہجہان مسجد میں جو اجلاس منعقد ہوئے تھے ان میں برطانیہ میں اسلامی طرزِ تعلیم، اہلِ ملک سے دوستانہ تعلقات اور مذہبی تبلیغ کے سوالات زیر بحث آئے تھے۔ شاہجہان مسجد بیک وقت معاشرتی، ادبی و مذہبی سرگرمیوں کا ادارہ ہے۔

کانگرس کے اجلاس ہمیشہ غیر رسمی ہوتے ہیں۔ اور اس میں سفراء، طلباء، قانون دان اور اسی معیار کے دیگر لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اس سال کے اجلاسوں میں متعدد خیر خواہ انگریز بھی شریک تھے۔

ان سالانہ اجلاسوں کے علاوہ برطانیہ بھر میں مسلمان عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دو بڑے تہوار مناتے ہیں۔ نیز عید میلاد النبیؐ کی تقریب بھی بڑے تزک و احتشام سے منائی جاتی ہے۔

سالانہ تقریبات میں کارڈف کے مقام پر باقاعدگی سے منعقد ہونے والی کانفرنس بھی ہے۔ یہ کانفرنس نور الاسلام مسجد کے زیر اہتمام ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر ہزارہا مسلمان موٹروں، لاریوں وغیرہ کے ذریعے یہاں آتے ہیں اور مقامی مسلمانوں کے ہاں بطور مہمان قیام کرتے ہیں۔

لندن بہر حال ایک ایسا شہر ہے جہاں مسلمانوں کے لئے بے شمار سہولتیں حاصل ہیں۔ یہاں اسلامی موضوعات پر لائبریری میں کتابیں ہیں۔ ذبیحہ ملتا ہے۔ نمازوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ عربی زبان اور مذہب اسلام کی تعلیم کے لئے درسگاہیں ہیں۔ غرضیکہ کوئی ایسی شے نہیں ہے جس کی مسلمانوں کو ضرورت پڑے اور وہ یہاں نہ ہو۔ اس طرح انہیں یہاں گویا وطن کا سا آرام اور سہولتیں میسر ہیں۔

تاہم یہ ہرگز نہیں خیال کرنا چاہئے کہ ان انتظامات کی وجہ سے برطانیہ میں بسنے والے یا وہاں مقیم اہلِ اسلام کسی طرح بھی خالص فرقہ وارانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگرچہ عام مسلمانوں کے شعور میں یہ بات عموماً جاگزین ہوتی ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس کے باوجود بے حد ملنسار ہیں اور اہلِ برطانیہ کے ساتھ ان کے صحیح مفہوم میں انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔

مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً جمہوری طرزِ فکر اور اخلاقیات کی قدریں دونوں کے ہاں یکساں ہیں۔ اور اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمان اور انگریز آپس میں خوب ملتے جلتے ہیں۔

برطانیہ میں کوئی مسلمان ایسا نظر نہیں آتا جس کے انگریز دوستوں کا حلقہ وسیع نہ ہو۔ یہاں دوستوں سے مراد اچھے وفادار دوست ہیں۔ بعینہٖ برطانیہ کی تقریباً ہر بڑی سماجی یا ثقافتی انجمن میں متعدد مسلمان ممبر بھی ہیں۔ ان میں مراکش کے مسلمان بھی ہیں، عراق کے بھی اور جاوا کے بھی۔ حال ہی میں مَیں اپنے ایک دوست محمد بیلو سے ملنے گیا تھا۔ موصوف نائیجیریا کے رہنے والے ہیں۔ بدورانِ گفتگو انہوں نے کہا کہ میرے اپنے وطن کے علاوہ یہ واحد ملک ہے جہاں میں محسوس کرتا ہوں کہ میں مزے سے اپنے گھر میں ہوں۔ اور عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہوں۔ ان کی رائے میں وزن ہے۔ کیونکہ وہ یہاں

نہ صرف طالب طالب علم کی حیثیت سے رہ چکے ہیں بلکہ آجکل اسٹیپنے بارو کونسل میں کام کر رہے ہیں۔

تقریباً ہر مسلمان جو آج کل کسی نہ کسی غرض سے برطانیہ آتا ہے اس بات پر حیرانی کے ساتھ مسرت محسوس کرتا ہے کہ عام انگریز مشرقی مسائل کا ایک نکتہ چیں کی حیثیت سے نہیں بلکہ دوستانہ اور تعمیری قسم کے جذبہ کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہاں متعدد ایسے لوگ ہیں جو اسلامی قدروں سے واقف ہیں۔ مسلمانوں کی ماضی کی کامیابیوں اور حال کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے لئے زندگی بسر کرنی دشوار ہے یا وہاں انہیں غیر دوستانہ ماحول سے واسطہ پڑے گا وہ یہاں آکر جلد ہی یہ محسوس کر لیتے ہیں کہ ان کے یہ خدشے بے بنیاد تھے۔

افکارِ غزالی

مصنفہ محمد حنیف ندوی

امام غزالی کے شاہکار "احیاء العلوم" کی تلخیص اور ان کے افکار پر سیر حاصل تبصرہ۔ ایک لاجواب علمی مرقع۔
صفحات ۵۰۰۔ قیمت آٹھ روپے ۸ آنے۔

مذاہبِ عالم اور اسلام

مصنفہ محمد مظہر الدین صدیقی

مذاہبِ عالم اور اسلام کا ایک تقابلی مطالعہ۔ یہ کتاب یہ وضاحت کرتی ہے کہ اسلام انسان کے مذہبی ارتقاء کی فیصلہ کن منزل تھی۔ اس نے تمام مذاہب کے حقائق کو یکجا کر کے اپنی وحدت میں سمو لیا۔
صفحات ۲۹۰۔ قیمت چار روپے ۸ آنے

— ملنے کا پتہ —

سکرٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور